

حضرت سید شاہ تراب الحق رح پربھنی

(ایک تحقیقی مطالعہ)



ازقلم: مشیر احمد شیخ

ڈپٹی سی ای او،
(مہاراشٹر ریاستی وقف بورڈ)

حضرت سید شاہ تراب الحق رح

پربھنی

(ایک تحقیقی مطالعہ)

ازقلم: مشیر احمد شیخ

(ڈپٹی سی ای او، مہاراشٹر ریاستی وقف بورڈ)

آج سے ایک ہزار سال پہلے:

مکہ مدینہ کربلا، بغداد، شام، مصر سے اہل بیعت کے روحانی سلسلے بحری سمندری راستوں سے سرحدی علاقوں سے ہندوستان میں ہجرت کر کے آئے۔

ان میں سہروری بھی تھے، چشتی بھی تھے، قادری بھی تھے اور نقشبندی بھی تھے۔

فاطمی سہروردی اولیاء ایک ہزار سال پرانے ہے مصر بغداد و خراسان سے آئے تھے۔ ابونجیب سہروریؒ اور حضرت سید جعفر الراشد باللہ کے دور میں حضرت سید محمد مومن عارف باللہ دیوگیر (دولت آباد) آگئے تھے۔

آپ کے وصال کے بعد صرف ۲۵ سال کے بعد سہروری سلسلے بیجاپور سے حیدر آباد تک پہنچ چکے تھے، ان میں شیخ روحی بیجاپوری حضرت جلال الدین گنج رواںؒ، بابا شرف الدین سہروردیؒ، بابا شہاب الدین سہروردی ثانیؒ (حیدر آباد) شامل ہیں۔

۱۲ ویں اور ۱۳ ویں عیسوی صدی میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت بختیار کاکیؒ، حضرت فرید الدین گنج شکرؒ اور حضرت نظام الدین اولیاؒ محبوب الٰہی کی صدیاں تھی۔ اِن حضرات کے بعد حضرت زرزری زر بخشؒ، حضرت برہان الدین غریبؒ، حضرت زین الدین شیرازیؒ، حضرت بندہ نواز گیسو دارزؒ

کے قدم مبارک دکن چلے آئے۔

دکن میں ۱۳ ویں صدی میں عالم اسلام عراق عرب ایران مراکش (مورکو) سے قادری سلسلے اتنی تعداد اور تسلسل سے پہنچے کہ دکن میں قادری انقلاب برپا ہو گیا۔

بیدر، گلبرگہ، احمد پور، لاتور، پربھنی، بیڑ، دولت آباد، اورنگ آباد، برہان پور اور پھر جون پور سے قادری سلسلے ملک بھر میں پھیل گئے۔

اکبر اعظم کے دور میں ہندوستانی معاشرہ اک نئی سیکولر سوچ سمجھ کی طرف جانے لگا تو سارے سلسلے، مکتب فکر بلکہ دین دھرم سب ایک ہونے لگے وحدۃ انسان، وحدۃ ادیات، وحدۃ الوجود، وحدۃ الشہود کے نظریات مشہور ہو گئے۔

لیکن سیکولر انداز نے ردعمل بھی پیش کیا۔ کہا جانے لگا کہ دین پر ہزار سال ہو گئے اب نئے مجدد، نئے مظہر دین کی ضرورت ہے۔ حضرت سرہندیؒ کبیر، نانک کے علاوہ سنتوں کے اپنے روحانی مرکز بن گئے۔

(۱۵۵۰ سے ۱۹۵۰) کا دور یورپ اور انگریز کے اثرات کا دور تھا یہ اتنا بااثر تھا کہ اس نے ہندوستان کے ہر شخص، ہر مذہب، ہر معاشرے کی سوچ بدل دی، اب ماڈرن ہونا ہی زندگی کی کامیابی سمجھ لی گئی تھی۔

یورپ ہم کو سائنسیٔ دنیا دے رہا تھا مگر ہم سے وہ اپنی پرانی روحانی علوم کی دنیا بھی لے کر چلا گیا پہلے ہم جسم و بدن سے غلام تھے پھر خود ہم نے دماغ اور روح بیچ کر عیش کا سامان خرید لیا ہمارے سامنے دین کے پندرہ سوں سال تھے۔

ہمارے سامنے روحانیت اور صوفی ازم کے ہزار سال تھے مگر ہم دنیا سے پانچ سو سال پیچھے چل رہے تھے۔

جدید ترین پرنٹ تکنالوجی، الکٹرانک میڈیا فلموں کی سطح پر یہ کام چلتا رہا۔لیکن اب تحریک جوان ہو چکی تھی، نئی نسل، نیا خون، نئے حوصلے اور نئے خواب نئے لوگوں نے تحریک کی روحانی قوت کو جذب کر کے دینِ اولیائی کو ادارو کی شکل دے دیا۔ ہم اولیاء کے چاہنے والوں کا اولیائی سماج تعمیر کر رہے ہیں۔اس کوشش میں ہم کتنے کامیاب ہوگے یہ خود سماج طے کرے گا۔اس کا اجر ہمیں دنیا وآخرت میں ملے گا۔

خلافت عہد عباسیہ کے دور میں جو آپسی مخالفتوں اور بغاوتوں کا دور شروع ہوا، اس دور میں حکمرانِ عباسیہ کے ظلم وستم سے مجبور ہوکر، راسخ العقیدہ ابوحنیفی خاندان کے بزرگ حضرت سید محمودؒ نے، خراسان میں پناہ حاصل کر لی تھی۔ یہ وہی دور تھا جب حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ نے حاکم خراساں یعقوب ابن لیث امیر

ابن لیث امیر خراسانی کو صحت یابی کی دُعا دی تھی۔

حضر تستریؒ چشتی سلسلوں میں مشہور ہیں ، کتاب "قوام العقائد" بنیادی درجہ رکھتی ہے، اس کتاب میں قدیم ترین بزرگوں اور اولیاء کرام کا تذکرہ ہے۔اِس کتاب کی روشنی میں اُس دور کی ہجرتوں کو سمجھا جاسکتا ہے۔اُس دور کے سیاسی حالات بھی ابتر تھے۔(۱۲ ویں صدی عیسوی) میں صلیبی ومنگولی فتنے مشرق ومغرب سے سر اٹھار ہے تھے،اس لئے حفاظت کی خاطر،ایرانی خراسانی خاندان، ہندوستان ہجرت کرر ہے تھے۔

سید ماجد جناح مرحوم لکھتے ہیں کہ" حضرت سید شاہ تراب الحقؒ کے والدین نے خلافت عباسیہ کے دور کے خلفاء کے ظلم وزیادتی کی وجہ سے پریشان ہوکر اپنا وطن (بغداد) چھوڑ کر خراسان آ کر رہے، یہیں پر حضرت سید شاہ تراب الحق کی ولادت با سعادت ہوئی، اور یہیں (خراسان) میں اُن کی ولادت با سعادت ہوئی" (شاہانِ دین ودنیا (ماثر اولیاء) صفحہ نمبر ۱۲۶)

ہندوستان میں آمد:

تاریخ فرشتہ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ عہد بلبن سے لے کر عہد تغلق تک اسلامی ملکوں سے ،علماء اولیاء اور خاندانی افراد کی ہندوستان ہجرت کا سلسلہ

شروع ہوچکا تھا،اور دہلی میں ان حکمرانوں نے آنے والے اولیاء باشمول مہاجرین کی آبادی کر کے محلے آباد کئے تھے۔اس دور میں خراسان سے سید محمود ؒ معہ خاندان یعنی ان کی اہلیہ بی بی ہاجرہ اور کم عمر تراب الحق کے ساتھ دہلی تشریف لائے۔

مشہور مورخ شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں کہ،آج تک دکن کی روحانی تاریخ ترتیب نہیں دی گئی ہے، کئی قدیم کتابیں،دستاویزات اور قلمی نسخے ،مخطوطے اور ملفوظات ضائع ہوچکی ہیں،اِس لئے ہمیں اس دور کا علمی ادبی تاریخی سرمایہ بہت کم تعداد ومقدار میں حاصل ہوتا ہے، اِس لئے پہلی پالکی (عہد زر بخشؒ)اور دوسری پالکی (عہد برہان الدین غریبؒ) سے متعلق اولیاء اکرام،کی تفصیلی معلومات بہت کم ملتی ہیں،کئی اولیاء اکرام جن کی تعداد سات سو اور پھر سات سو یعنی چودہ سو اولیاء کے کئی بررگان دین کی معلومات حاصل نہیں ہوتیں۔

"حضرت سید شاہ تراب الحقؒ المعروف (ٹرنت پیر) کی زندگی اس لئے بھی تاریکی میں رہی کہ آپ تارک الدین تھے۔لیکن آپ کے فیض وکرم نے عوام کو آپ کے قریب کر دیا۔تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی دہلوی کے سلسلے میں منسلک رہے،حضرت محبوب الٰہی کی

خدمت اقدس سے کافی عرصے تک فیض حامل کرتے رہے،تربیت مکمل ہوجانے پر دربار محبوب الٰہی سے آپ کو سند خلافت ،خرقہ خلافت اور دیگر تبرکات بطور یادگار عطافرمائے گئے، اور محبوب الٰہی کے حکم پر بادشاہ سلطان محمد تغلق کے دور حکومت میں دہلی سے دولت آباد تشریف لائے۔(شاہانِ دین و دنیا ماثر اولیاء صفحہ نمبر ۱۲۸)

کتاب اولیائے دولت آباد (حضرت سبز داری)اور دولت آباد خلد آباد کے ادبی ذخیرے کے مطالعہ سے ایک بات ثابت ہوتی ہے کہ،حضرت عبدالحق خراسانی، حضرت وہاب الحق خراسانی جو کہ خاندان سید شاہ تراب الحقؒ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کا قیام دولت آباد میں رہا ہے،اور دولت آباد میں اُن دنوں دولت آباد میں "فتوح الاولیاء ایک اہم انکشاف کرتی ہے کہ،اُن دنوں ایک "واحد فی الحق "بزرگ قیام پذیر تھے"ان کے مزرات پائے جاتے ہیں، دولت آباد کے قیام کے دوران،آپ کا تعلق،حضرت بابا فرید کے خاندان،یعنی کہ حضرت بی بی عائشہ پیش امام محمد صاحب کے خاندان کے افراد، بابا فرید کے پوتے حضرت یعقوب،(مزار قلعہ دولت آباد)اور بابا فرید کے نواسے حضرت علاء الدین ضیاء، (عنبڑ شریف) سے ثابت ہے، کیونکہ حضرت بابا برہانؒ نے،مونگی پٹن کی جاگیر ،بی بی عائشہ کی دُختر کے نام کی تھی، نیز جن افراد کو اس جاگیر کے انتظامات کی ذمہ

داری عطا کی گئی تھی اُن میں حضرت تراب الحقؒ بھی شامل تھے ، (بلکہ یہاں حضرت زین الحق پیٹھن کا روضہ محلہ آباد کردیا تھا)۔اس وقت تراب الحقؒ عمر کے آخری مرحلوں میں تھے۔پیٹھن کے قیام کے دوران بھی آپ کا تعلق مریدانِ شاہ نعمان ،اور حضرت نظام الدین ادریسؒ سے ہوا ہوگا۔حضرت زر بخشؒ (وفات ۷۰۹ھ)اور حضرت برہان الدین غریبؒ (وفات ۷۳۸ھ) کے بعد کے دور کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آپ ان بزرگوں کے بعد تقریباً ۲۰/برسوں تک بقید حیات تھے۔

حضرت سید شاہ تراب الحقؒ کی پربھنی کی جانب ہجرت کی سمت بھی وہی تھی ،جو کہ چودہ سو اولیاء کی پالکی ،کی تجارتی راستے سے رہی ہے۔

مطالعہ بتاتا ہے کہ ،حضرت سید شاہ تراب الحقؒ اور اُن کے قافلے کے افراد جالنہ کے گاؤں (پیرباوڑا) سے ہوتے ہوئے ،پربھنی کی جانب گئے تھے،حضرت علاءالدین ضیاء اور شاہ برہان ابن نعمان بھی اس دور میں ،ہجرت کر گئے تھے۔حضرت شاہ برہان ابن نعمان کا مزار پربھنی میں ہے، جبکہ حضرت علاءالدین ضیاء کا مزار عنبڑ شریف میں ہے۔

ہجرت کے ان مرحلوں کے بارے میں تاریخ میں مرقوم ہے، ”حضرت

سید شاہ تراب الحقؒ دولت آباد سے موضع پاتھری سے ہوتے ہوئے پربھنی سے قریب جانب مغرب آبادی سے دو میل دور ایک غیر مسلم کے کھیت کے بازو (نظام سرکارِ عالیہ کے گاؤ ٹھان زمین پر) بڑ کے ایک درخت کے نیچے قیام پذیر ہوئے۔

(ماثر صفحہ ن ۱۲۸)

حضرت سید شاہ تراب الحق چشتیؒ نے انتہائی سادہ زندگی بسر کی تھی، بڑ کا درخت ہی اُن کا سائبان تھا اور اس درخت کے نیچے آرام فرما ہو کر آپ لوگوں کو رشد و ہدایت دیا کرتے تھے۔

حضرت سید شاہ تراب الحقؒ جن کے بارے میں پہلے تحریر کر دیا گیا ہے کہ وہ ایک اہل علم ہستی تھے اور روحانی علوم پر آپ کو دسترس حاصل تھی، اُن میں علم، حکمت و برکت بھی شامل تھی، آپ کی دعاؤں اور معالجہ سے لوگوں کو بہت جلد فیض و فائدہ ہوتا تھا، اِس لئے آپ بزبانِ ہندی "تُرنت پیر" کے نام سے مشہور ہوئے۔ (اور اب تک غیر مُسلم عوام میں پہچانے جاتے ہیں) حضرت سید شاہ تراب الحق چشتیؒ کا یہ فیض اور یہ برکت آج بھی جاری ہے۔

سن 1908 میں اُس وقت کے ضلع کلکٹر جناب مرحوم محی الدین صاحب نے پربھنی میں عُرس منانے کی شروعات کی اور اِس کام میں جناب مرحوم حاجی غلام

یاسین خان جمعدار کو انتظامیہ امور کی ذمہ داری دی تھی۔ مرحوم حاجی غلام یاسین خان جمعدار نے یہ سلسلہ 75 سال تک جاری رکھا۔ اُن کے بعد اُن ہی کے خاندان سے جناب نصیر احمد خان صاحب ہر سال عُرس کے انتظامی امور بخوبی نبھاتے آرہے ہیں۔

عُرس کے موقع پر درگاہ کے احاطہ میں نمائش، دکانیں لگتی ہے اور اِس موقع پر قوالی، ادبی مشاعرہ، صوفیانہ کلام، کھیل کی تقاریب مہاراشٹر ریاستی وقف بورڈ کی جانب سے عمل میں آتی ہیں۔ اِن تقاریب اور میلہ کی وجہ سے ظاہرین لاکھوں کی تعداد میں شرکت کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

زمانۂ قدیم سے درگاہ کے مُجاور جو غیر مسلم ہے اندرون حصہ جہاں پر مزار ہے اُسکا ذمہ سنبھالتے آرہے ہے، اِس کے عوض میں اُنہیں سالانہ کپڑے اور کچھ اناج دینے کی پہلے سے روایت اور تحریری فرمان بھی موجود ہے۔ درگاہ کے باہری حصہ کی ذمہ داری مہاراشٹر ریاستی بورڈ کے زیرِ نگرانی ہے۔ یہاں آنے والے زائرین ہر مذہب کے ہوتے ہیں۔ قدیم زمانہ سے روایت ہے کہ ہر اچھے کام ہونے کے بعد یہاں بکرا ذُبحہ کر کے غربا اور مسکین کو کھلایا جاتا ہے، یہاں آنے والے زائرین میں مذہب کا کوئی مسئلہ نہیں آتا، ہر کوئی ایک دوسرے کا احترام کرتا

ہے، اندرون حصہ مزار پر جو چڑھاوا پیش ہوتا ہے وہ مجاور لے جاتے ہے اور باہری حصہ کی آمدنی وقف بورڈ لیتا ہے۔

سابقہ ریاستی وزیر رُکن پارلیمنٹ و موجودہ رُکن وقف بورڈ محترمہ فوزیہ تحسین خان کے کوششوں سے درگاہ احاطہ کو پکی دیواروں سے گھیر کر درگاہ کی ملکیت کا تحفظ کیا گیا ہے۔ اِن ہی کی وجہ سے پچھلے چار سالوں میں درگاہ کے نظام میں ترقی ہوئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ آمدنی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

آزادی کے بعد یہاں سے جتنے بھی رُکن پارلیمنٹ اور رُکن اسمبلی منتخب ہوئے ہے وہ سارے حضرت سید شاہ تراب الحقؒ کے عقیدت مند رہے ہیں۔

روایت کے مطابق سالانہ عُرس ضلع کلکٹر کے ہاتھوں سے چادر پیش کی جاتی ہے اُس موقع پر پولیس محکمہ کے عہدیدار بھی موجود رہتے ہیں۔ اُس کے بعد شہر کے ہر مذہب کے لوگ اپنی اپنی عقیدت کے ساتھ درگاہ میں حاضری لگاتے ہیں۔ عُرس کے دوران ملک بھر کے تاجر یہاں اپنی دُکانیں لگاتے ہیں اور اطراف ضلع کے زائرین زیارت کے بعد اِن دکانوں سے سامان کی خریدی کرتے ہیں جو مناسب داموں میں مہیا ہوتا ہیں۔

درگاہ احاطہ میں لوگ حضرت کو بکرے کی نیاز پیش کرتے ہے جس کی وجہ

سے یہاں کے مسکین اور فقرا کو پیٹ بھر کھانا مل جاتا ہے۔اندرون حصہ میں جو دکاندار اور محنت کش لوگوں کو روزگار مہیا ہوتا ہے۔شہر میں اِس درگاہ کو ماننے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہیں، ہندو مسلم ایکتا اور بھائی چارگی یہاں دیکھنے کو ملتی ہے۔

مُلک کے بدلتے سیاسی مزاج کا اثر یہاں کے رہنے والے شہریوں پر کبھی دکھائی نہیں دیا۔سارے لوگ آپسی بھائی چارے کے ساتھ رہتے ہیں۔

میں شکر گزار ہوں میرے ساتھیوں اور دوستوں کا جن کی مدد اور حمایت سے میں نے آج ان بزرگانِ دین پر روشنی ڈالنے کی ایک ادنیٰ کوشش کِیا ہوں۔

میں احسان مند ہوں:

(۱) مرحوم ڈاکٹر شیخ زُبیر احمد (صدر شعبہ اُردو دیگلور کالج، ناندیڑ)

(۲) جناب شکیل فاروقی درویش صاحب

(۳) جناب ابو محمد صاحب (خلد آبادی)

(۴) اشرف قادری صاحب (منتظم درگاہ تُراب الحق، پربھنی)

(۵) جناب نصیر احمد خان (عُرس کمیٹی)

(۶) مرحوم جناب ماجد جناح صاحب

ہر سال اُن کا عرس ۲ر فروری کو بڑی دُھوم دھام سے ہوتا ہے۔اس

مبارک موقع پر ہم نے بڑی ریسرچ کے بعد حضرت شاہ تراب الحق رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق معلومات یکجا کر کے شائع کیا ہے۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

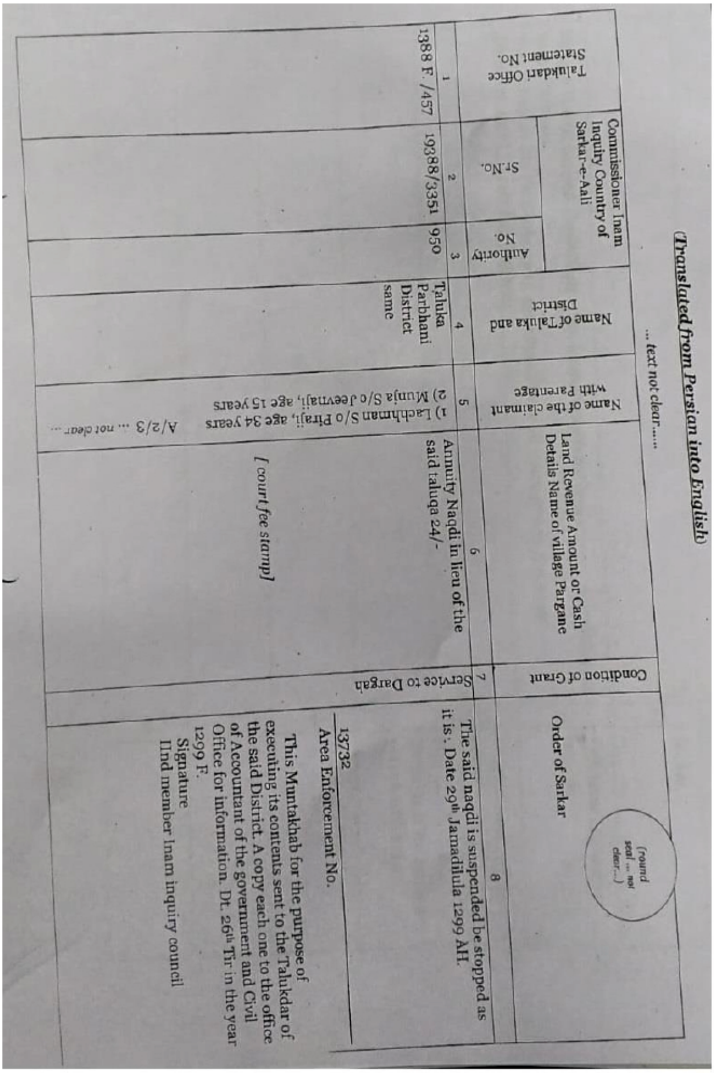
مشیر احمد شیخ

(ڈپٹی سی ای او، مہاراشٹر ریاستی وقف بورڈ)

दर्गाह हजरत सय्यद शाह तुराबुल हक रह. के मुजावर का मुन्तखबनामा

१. लक्षमण पिराजी

२. मुंजा जेवणाजी

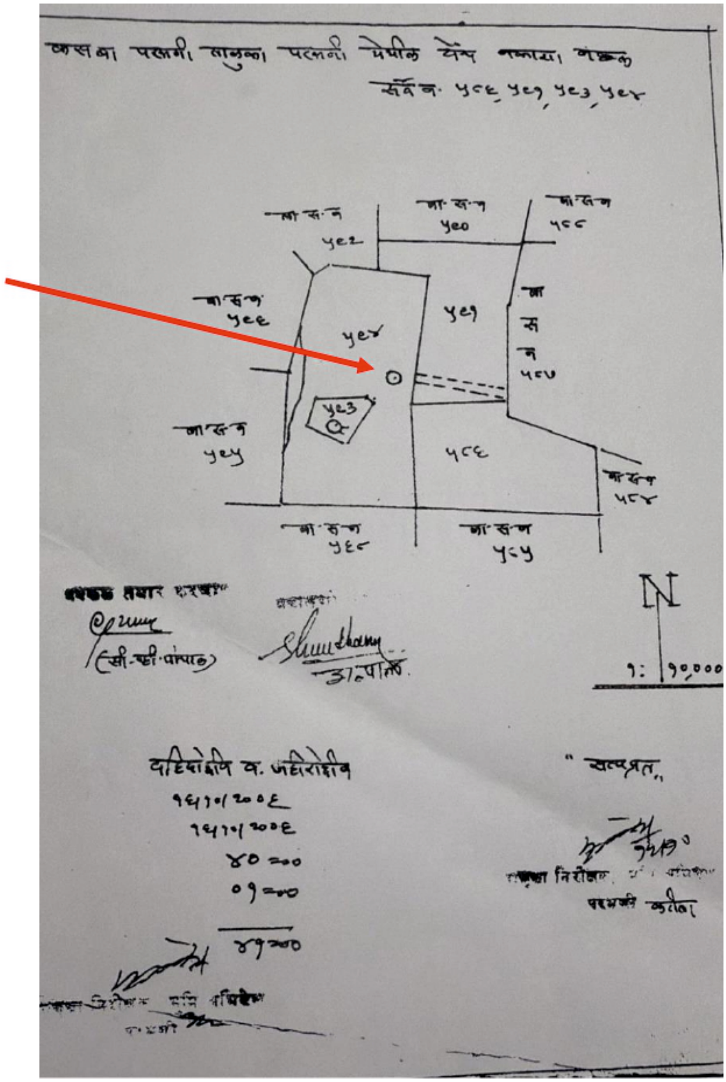


(Translated from Persian into English)

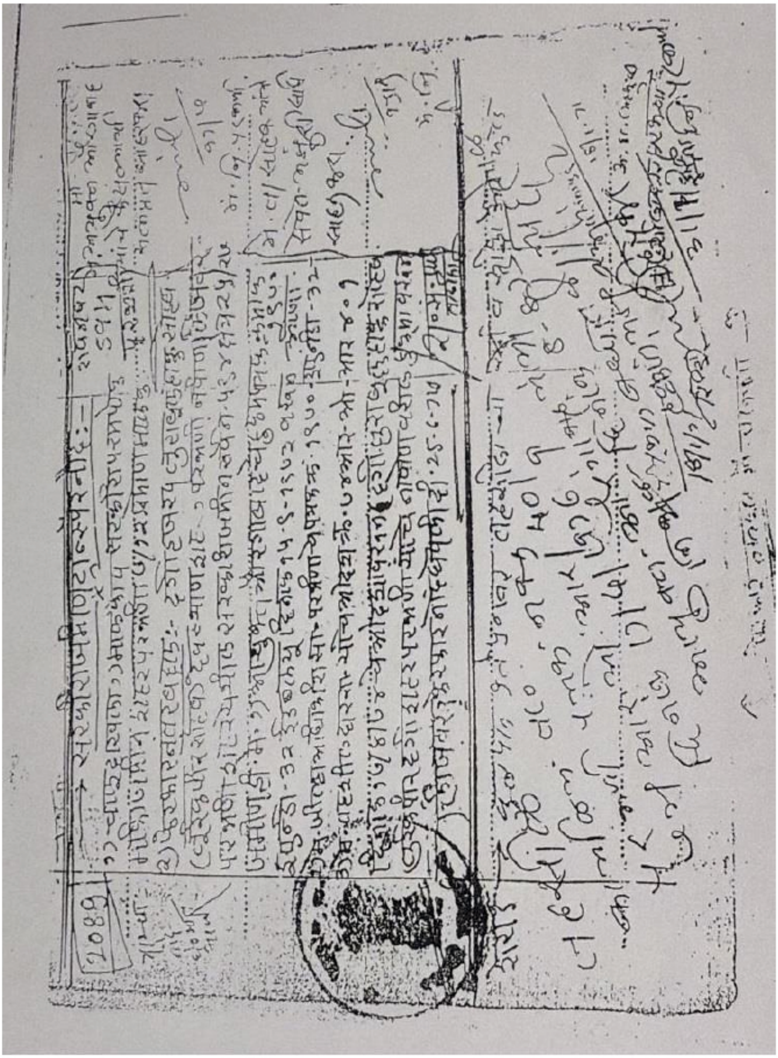
... text not clear.....

Talukdari Office Statement No.	Commissioner Inam Inquiry Country of Sarkar-e-Aali Sr.No.	Authority No.	Name of Taluka and District	Name of the claimant with Parentage	Land Revenue Amount or Cash Details Name of village Pargane	Condition of Grant	Order of Sarkar
1	2	3	4	5	6	7	8
1388 F. /457	19388/3351	950	Taluka Parbhani District same	1) Lachhman S/o Piraji, age 34 years 2) Munja S/o Jeevnaji, age 15 years A/2/3 ... not clear ...	Annuity Naqdi in lieu of the said taluqa 24/- [court fee stamp]	Service to Dargah	(round seal ... not clear ...) The said naqdi is suspended be stopped as it is. Date 29th Jamadilula 1299 AH. 13732 Area Enforcement No. This Muntakhab for the purpose of executing its contents sent to the Talukdar of the said District. A copy each one to the office of Accountant of the government and Civil Office for information. Dt. 26th Tir in the year 1299 F. Signature IInd member Inam inquiry council

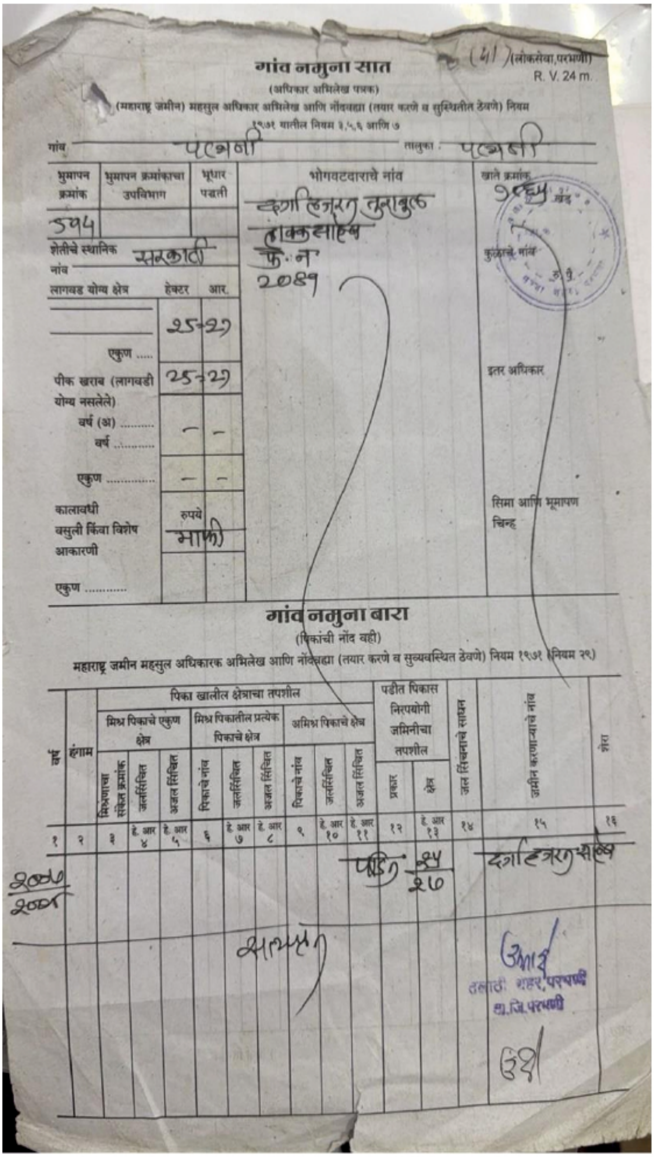
सव्हे नं. ५९४ दर्गाह हजरत सय्यद शाह तुराबुल हक रह. का टोच नकाशा



कमीश्नर औरंगाबाद का मंजुर शुदा दर्गाह हजरत सय्यद शाह तुराबुल हक रह.
के मालीकाना दस्तावेज (फेरफार - सव्हे नं. ५९४)



दर्गाह हजरत सय्यद शाह तुराबुल हक रह. के मालीकाना दस्तावेज (७/१२ - सव्हे नं. ५९४)



(41) (लोकसेवा,परभणी)
R. V. 24 m.

गांव नमुना सात

(अधिकार अभिलेख पत्रक)

(महाराष्ट्र जमीन) महसुल अधिकार अभिलेख आणि नोंदवह्या (तयार करणे व सुस्थितीत ठेवणे) नियम १९७१ यातील नियम ३,५,६ आणि ७

गांव परभणी तालुका परभणी

भुमापन क्रमांक	भुमापन क्रमांकाचा उपविभाग	भूधार पद्धती	भोगवटदाराचे नांव	खाते क्रमांक
५९४			दर्गा हजरत तुराबुल हाकसाहेब फे. न. २०८९	१९६५

शेतीचे स्थानिक नांव सरकारी

कुळाचे नांव

लागवड योग्य क्षेत्र	हेक्टर	आर.
	२५	२७
एकुण		
पीक खराब (लागवडी योग्य नसलेले)	२५	२७
वर्ग (अ)	–	–
वर्ग		
एकुण	–	–
कालावधी वसुली किंवा विशेष आकारणी	रुपये माफी	
एकुण		

इतर अधिकार

सिमा आणि भूमापण चिन्ह

गांव नमुना बारा

(पिकांची नोंद वही)

महाराष्ट्र जमीन महसुल अधिकारक अभिलेख आणि नोंदवह्या (तयार करणे व सुव्यवस्थित ठेवणे) नियम १९७१ (नियम २९)

वर्ष	हंगाम	पिका खालील क्षेत्राचा तपशील: मिश्र पिकाचे एकुण क्षेत्र – मिश्रणाचा संकेत क्रमांक	जलसिंचित	अजल सिंचित	मिश्र पिकातील प्रत्येक पिकाचे क्षेत्र – पिकाचे नांव	जलसिंचित	अजल सिंचित	अमिश्र पिकाचे क्षेत्र – पिकाचे नांव	जलसिंचित	अजल सिंचित	पडीत पिकास निरुपयोगी जमिनीचा तपशील – प्रकार	क्षेत्र	जल सिंचनाचे साधन	जमीन कसणाऱ्याचे नांव	शेरा
			हे. आर	हे. आर		हे. आर	हे. आर		हे. आर	हे. आर		हे. आर			
१	२	३	४	५	६	७	८	९	१०	११	१२	१३	१४	१५	१६
२००७ २००८											पडित	२५ २७		दर्गाह हजरत साहेब	

तलाठी शहर, परभणी
ता.जि.परभणी



(ضلع کلکٹر روگھوناتھ گاوڑے، ایس پی میڈم راگھ سُدا، مشیر احمد شیخ ڈپٹی سی ای او)

(जिल्हाधिकारी रघुनाथ गावडे, पोलीस अधिक्षक व उप मुख्य कार्यकारी अधिकारी, मरावमं.)



(ضلع کلکٹر پی شیوا شنکر)

(जिल्हाधिकारी पी. शिवा शंकर)



(ضلع کلکٹر روگھوناتھ گاوڑے صاحب)

(जिल्हाधिकारी रघुनाथ गावडे साहब)



(مشیر احمد شیخ، ڈپٹی سی ای او مہاراشٹر وقف بورڈ)

(मुशीर अहेमद शेख, उप मुख्य कार्यकारी अधिकारी, वक्फ मंडळ)



(ایس پی پاٹل پولس سپر ٹنڈنٹ پربھنی)

(एस. पी. पाटील, पोलीस अधिक्षक)



(ضلع کلکٹر وانکھیڑے صاحب اور ایس پی میتھلی شرن)

(जिल्हाधिकारी वानखेडे साहब व पोलीस अधिक्षक मैथलीशरण)



(محترمہ فوزیہ خان، ریاستی وزیر اور ایم اے عزیز، چیرمین وقف بورڈ)

(मोहतरमा फौजिया खान साहेबा, राज्य मंत्री व एम. ए. अजीज चेअरमन, वक्फ मंडळ)



(پولس سپرٹنڈنٹ پربھنی)

(पोलीस अधिक्षक, परभणी)



(ضلع کلکٹر رادھیکا رستوگی سن 2003)

(जिल्हाधिकारी राधिका रस्तोगी सन २००३)



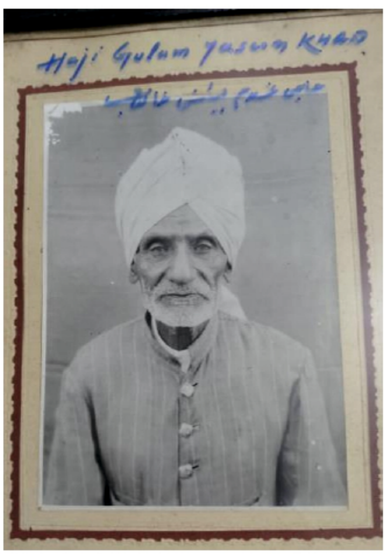
(ضلع کلکٹر پربھنی، بھاوے میڈم)

(जिल्हाधिकारी परभणी भावे मॅडम)



(سن1908میں عرس کا ہجوم)

(सन १९०८ के उर्स की शुरुआती चित्र)



(75سال عُرس کی ذمہ داری انجام دینے والے حاجی غلام یاسین خان، جمعدار)

(७५ वर्ष उर्स कि जिम्मेदारी निभाने वाले हाजी गुलाम यासीन खान, जमादार)



(درگاہ حضرت سید شاہ تراب الحقؒ، پربھنی کی سن 1908 کی تصویر)

(दर्गाह हजरत सय्यद शाह तुराबुल हक रह. परभणी की सन १९०८ का चित्र)



(1908 میں عرس کی شروعاتی کی تصویر میں اُس وقت کے ضلع کلکٹر جناب محی الدین صاحب)

(सन १९०८ के उुर्स की शुरुआती चित्र मे जिल्हाधिकारी मोहियोदिदन साहब)

दर्गाह परिसर में लोग हज़रत की दर्गाह पर वकरे की नियाज़ पेश करते हैं, जिससे यहाँ के ग़रीवों और फ़क़ीरों को भरपेट भोजन मिल जाता है। अंदरूनी भाग में दुकानदारों और मेहनतकश लोगों को रोज़गार भी उपलब्ध होता है। शहर में इस दर्गाह को मानने वालों की संख्या वहुत अधिक है; यहाँ हिंदू-मुस्लिम एकता और भाईचारा स्पष्ट रूप से देखने को मिलता है।

देश के वदलते राजनीतिक माहौल का प्रभाव यहाँ के नागरिकों पर कभी दिखाई नहीं दिया। सभी लोग आपसी भाईचारे और सौहार्द के साथ रहते हैं।

आभार :

मैं अपने साथियों और मित्रों का आभारी हूँ, जिनकी सहायता से यह शोध कार्य संभव हुआ।

विशेष धन्यवाद:

१. स्व. डॉ. शेख़ ज़ुवैर अहमद (उर्दु विभाग प्रमुख, देगलुर कॉलेज)
२. जनाव शकील फारुकी दुर्वेश साहव
३. जनाव अवू मुहम्मद साहव ख़ुल्दावादी (निदेशक)
४. जनाव अशरफ कादरी (मुन्तजीम दर्गाह तुराबुल हक रह.)
५. जनाव नसीर अहेमद खान (उर्स कमेटी)
६. स्व. माजिद जिन्नाह साहव (लेखक)

हर वर्ष २ फ़रवरी को आपका उर्स वड़े धूमधाम से मनाया जाता है। इस पावन अवसर पर यह शोध प्रकाशित किया गया है।

आपकी दुआओं का तलबगार
मुशीर अहेमद शेख
उप मुख्य कार्यकारी अधिकारी,
महाराष्ट्र राज्य वक़्फ़ मंडळ,
छत्रपती संभाजीनगर

उपलब्ध हैं। दर्गाह के वाहरी भाग की ज़िम्मेदारी महाराष्ट्र राज्य वक़्फ़ वोर्ड के अधीन है। यहाँ आने वाले ज़ायरीन सभी धर्मों से होते हैं।

प्राचीन परंपरा के अनुसार, हर शुभ कार्य के पूर्ण होने पर यहाँ वकरे की क़ुर्वानी दी जाती है और उसका भोजन ग़रीवों व मिस्कीनों में वाँटा जाता है। यहाँ आने वाले ज़ायरीन के वीच धर्म का कोई भेदभाव नहीं होता, सभी एक-दूसरे का सम्मान करते हैं। अंदरूनी भाग के मज़ार पर जो चढ़ावा चढ़ाया जाता है, वह मुजावर लेते हैं, जवकि वाहरी भाग की आय वक़्फ़ वोर्ड के पास जाती है।

पूर्व राज्य मंत्री, सांसद तथा वर्तमान वक़्फ़ वोर्ड की सदस्या माननीय फ़ौज़िया तहसीन ख़ान के प्रयासों से दर्गाह परिसर को पक्की दीवारों से घेरकर दर्गाह की संपत्ति का संरक्षण किया गया है। उन्हीं के प्रयासों से पिछले चार वर्षों में दर्गाह की व्यवस्था में सुधार हुआ है और आय में भी वृद्धि हुई है।

स्वतंत्रता के वाद यहाँ से जितने भी सांसद और विधायक चुने गए हैं, वे सभी हज़रत सैयद शाह तरावुल हक़ रह. के श्रद्धालु रहे हैं।

परंपरा के अनुसार वार्षिक उर्स के अवसर पर जिल्हाधिकारी के हाथों चादर पेश की जाती है, उस वक्त पोलिस विभाग के अधिकारी भी उपस्थित रहते हैं। इसके पश्चात शहर के सभी धर्मों के लोग अपनी-अपनी श्रद्धा के साथ दर्गाह में हाज़री लगाते हैं। उर्स के दौरान देश भर से व्यापारी यहाँ अपनी दुकानें लगाते हैं और आस-पास के जिल्हो से आए ज़ायरीन ज़ियारत के वाद इन दुकानों से उचित दामों पर सामान ख़रीदते हैं।

हज़रत सैयद शाह तरावुल हक़ चिश्ती रहमतुल्लाह अलैह ने अत्यंत सादा जीवन व्यतीत किया। वही वरगद का पेड़ उनका सायवान था और उसी वृक्ष के नीचे विश्राम करते हुए आप लोगों को रश्म-ओ-हिदायत (मार्गदर्शन और सदुपदेश) दिया करते थे।

हज़रत सैयद शाह तरावुल हक़ रहमतुल्लाह अलैह के वारे में पहले ही लिखा जा चुका है कि वे एक अहल-ए-इल्म व्यक्तित्व थे और उन्हें रूहानी उलुम (ज्ञान) में विशेष दक्षता प्राप्त थी। उनमें ज्ञान, हिकमत और वरकत तीनों विद्यमान थीं। आपकी दुआओं और उपचार से लोगों को वहुत शीघ्र फ़ैज़ और लाभ प्राप्त होता था। इसी कारण आप हिंदी भाषा में "तुरंत पीर" के नाम से प्रसिद्ध हुए। (और आज भी ग़ैर-मुस्लिम जनता में इसी नाम से पहचाने जाते हैं।) हज़रत सैयद शाह तरावुल हक़ चिश्ती रहमतुल्लाह अलैह का यह फ़ैज़ और यह वरकत आज भी जारी है।

उर्स और वर्तमान परंपरा:

१९०८ में तत्कालीन ज़िल्हा कलेक्टर जनाव मुहीउद्दीन साहव ने उर्स की शुरुआत की। हाजी गुलाम यासीन ख़ान जमादार ने ७५ वर्षों तक व्यवस्था संभाली। आज उनके वंशज नसीर अहमद ख़ान यह ज़िम्मेदारी निभा रहे हैं।

उर्स के अवसर पर मेले, कव्वाली, मुशायरे, सूफ़ियाना कलाम और खेल-कूद का आयोजन महाराष्ट्र राज्य वक़्फ़ मंडळ द्वारा किया जाता है। लाखों श्रद्धालु इसमें भाग लेते हैं।

प्राचीन काल से दर्गाह के मुजावर (सेवक), जो ग़ैर-मुस्लिम हैं, अंदरूनी भाग जहाँ मज़ार स्थित है की ज़िम्मेदारी संभालते आ रहे हैं। इसके वदले उन्हें प्रतिवर्ष वस्त्र और कुछ अनाज देने की परंपरा पहले से चली आ रही है, जिसके लिखित फ़रमान भी

उस समय हज़रत तरावुल हक़ रहमतुल्लाह अलैह आयु के अंतिम चरण में थे। पैठन में निवास के दौरान भी आपका संवंध शाह नुअमान के मुरीदों और हज़रत निज़ामुद्दीन इदरीस रहमतुल्लाह अलैह से रहा होगा। हज़रत ज़रवख़्श रहमतुल्लाह अलैह (वफ़ात ७०९ हिजरी) और हज़रत वुरहानुद्दीन ग़रीव रहमतुल्लाह अलैह (वफ़ात ७३८ हिजरी) के वाद के काल का अध्ययन करने से यह ज्ञात होता है कि आप इन वुज़ुर्गों के वाद लगभग २० वर्षों तक जीवित रहे।

हज़रत सैयद शाह तरावुल हक़ रहमतुल्लाह अलैह की परभणी की ओर हिजरत की दिशा भी वही थी, जो “चौदह सौ औलिया की पालकी” के व्यापारिक मार्ग से होकर जाती थी। अध्ययन से यह ज्ञात होता है कि हज़रत सैयद शाह तरावुल हक़ रहमतुल्लाह अलैह और उनके क़ाफ़िले के सदस्य जालना के गाँव (पीरवावड़ा) से होते हुए परभणी की ओर गए थे। इसी दौर में हज़रत अलाउद्दीन ज़िया और शाह वुर्हान इब्न नुअमान ने भी हिजरत की थी। हज़रत शाह वुर्हान इब्न नुअमान का मज़ार परभणी में है, जवकि हज़रत अलाउद्दीन ज़िया का मज़ार अंवड़ शरीफ़ (रौणा पराडा) में स्थित है।

हिजरत के इन चरणों के वारे में इतिहास में लिखा है कि –
“हज़रत सैयद शाह तरावुल हक़ रहमतुल्लाह अलैह दौलतावाद से मौज़ा पाथरी होते हुए परभणी के निकट पश्चिम दिशा में आवादी से दो मील दूर, एक ग़ैर-मुस्लिम के खेत के पास (निज़ाम सरकार-ए-आलिया की गवठान ज़मीन पर) वरगद के एक वृक्ष के नीचे ठहरे।” (मआसर, पृष्ठ १२८)

तालीम व तरवियत पूर्ण हो जाने पर दरवार-ए-महवूव-ए-इलाही से आपको सनद-ए-ख़िलाफ़त, ख़िर्क़ा-ए-ख़िलाफ़त तथा अन्य तवर्रुक़ात स्मृति-चिह्न के रूप में प्रदान किए गए। और महवूव-ए-इलाही के आदेश पर वादशाह सुल्तान मुहम्मद तुग़लक़ के शासनकाल में आप दिल्ली से दौलतावाद तशरीफ़ लाए।

(शाहान-ए-दीन व दुनिया, मआसर-ए-औलिया, पृष्ठ संख्या १२८)

पुस्तक औलियाए दौलतावाद (हज़रत सिज़दारी) और दौलतावाद, खुल्दावाद के साहित्यिक भंडार के अध्ययन से यह वात सिद्ध होती है कि हज़रत अब्दुल हक़ ख़ुरासानी और हज़रत वहावुल हक़ ख़ुरासानी, जो सैयद शाह तरावुल हक़ रहमतुल्लाह अलैह के ख़ानदान से संवंध रखते थे, उनका निवास दौलतावाद में रहा। उस समय दौलतावाद में फुतूह-उल-औलिया एक महत्वपूर्ण रहस्योद्धाटन करती है कि उन दिनों वहाँ एक “वाहिद-फ़िल-हक़” वुज़ुर्ग निवासरत थे, जिनके मज़ार पाए जाते हैं।

दौलतावाद में निवास के दौरान आपका संवंध हज़रत वावा फ़रीद के ख़ानदान से सिद्ध होता है, अर्थात हज़रत वीवी आइशा पेश-इमाम मुहम्मद साहव के परिवार से वावा फ़रीद के पोते हज़रत याक़ूव (मज़ार: क़िला दौलतावाद) और वावा फ़रीद के नाती हज़रत अलाउद्दीन ज़िया (अंवड़ शरीफ़) से। इसका कारण यह है कि हज़रत वावा वुर्हान रहमतुल्लाह अलैह ने मौंगी पट्टन (पैठण) की जागीर वीवी आइशा की पुत्री के नाम की थी। साथ ही जिन लोगों को इस जागीर के प्रवंधन की ज़िम्मेदारी दी गई थी, उनमें हज़रत तरावुल हक़ रहमतुल्लाह अलैह भी शामिल थे। (यहीं हज़रत ज़ैनुल हक़ पैठन का रौज़ा मोहल्ला आवाद किया गया था।)

भारत आगमन:

पुस्तक तारीख फरीश्ता के अनुसार वलवन से तुग़लक़ काल तक इस्लामी देशों से उलेमा और औलिया भारत आते रहे। दिल्ली में उनके लिए मोहल्ले वसाए गए।

इसी दौर में हज़रत महेमूद (रह.) अपनी पत्नी वीवी हाजरा और कम उम्र के तुरावुल हक़ के साथ दिल्ली आए।

शेख़ मुहम्मद इकराम लिखते हैं कि दक्खन की रूहानी इतिहास आज तक पूरी तरह संकलित नहीं हो सका। कई कदीम पुस्तके, मल्फुजात और दस्तावेज़ नष्ट हो चुके हैं। इसी कारण पहली और दूसरी "पालकी" (हज़रत ज़रवख़्श और हज़रत वुर्हानुद्दीन ग़रीव) के औलिया की जानकारी सीमित है।

कई औलिया-ए-किराम, जिनकी संख्या पहले सात सौ और फिर सात सौ अर्थात कुल चौदह सौ औलिया मानी जाती है, ऐसे अनेक वुज़ुर्गान-ए-दीन हैं जिनके वारे में विस्तृत जानकारी उपलब्ध नहीं है।

हज़रत सैयद शाह तरावुल हक़ रहमतुल्लाह अलैह, जिन्हें "तुरंत पीर" के नाम से जाना जाता है, का जीवन इस कारण भी गुमनामी में रहा कि वे तारिक़-उद-दुनिया (वैरागी स्वभाव) थे। किंतु आपके फ़ैज़ और करम ने जनता को आपके क़रीव कर दिया। इतिहास के अध्ययन से यह ज्ञात होता है कि आप हज़रत निज़ामुद्दीन औलिया महवूव-ए-इलाही देहलवी के सिलसिले से संवद्ध रहे। आपने महवूव-ए-इलाही की ख़िदमत-ए-अक़दस से लंवे समय तक फ़ैज़ प्राप्त किया।

नई प्रिंट तकनीक, इलेक्ट्रॉनिक मीडिया और फ़िल्मों के माध्यम से यह प्रक्रिया चलती रही। लेकिन अब आंदोलन जवान हो चुका था। नई पीढ़ी, नया जोश, नए सपने आए। लोगों ने इस रूहानी ताक़त को संस्थागत रूप दे दिया। हम औलिया-प्रेमियों का औलियाई समाज बना रहे हैं। इसमें हम कितने सफल होंगे, यह समाज तय करेगा। इसका प्रतिफल हमें दुनिया और आख़िरत दोनों में मिलेगा।

हज़रत सैय्यद शाह तराबुल हक़ (रह.) का ऐतिहासिक संदर्भ :

ख़िलाफ़त-ए-अब्बासिया के दौर में आपसी मतभेद, बग़ावतें और अत्याचार बढ़े। इन हालातों में पक्के सुन्नी अक़ीदे वाले अबू हनीफ़ा परिवार के बुज़ुर्ग हज़रत सैय्यद महमूद (रह.) ने ख़ुरासान में शरण ली। यही वह दौर था जब हज़रत सहल बिन अब्दुल्लाह तुस्तरी (रह.) ने याक़ूब बिन लैस अमीर ख़ुरासान के लिए दुआ की थी। हज़रत तुस्तरी चिश्ती सिलसिले में प्रसिद्ध हैं। उनकी पुस्तक *"क़वामुल अक़ाइद"* अत्यंत महत्वपूर्ण है, जिससे उस दौर की हिजरतों और राजनीतिक हालात को समझा जा सकता है।

१२ वीं शताब्दी में सलीबी और मंगोल हमलों के कारण ईरानी और ख़ुरासानी परिवारों ने भारत की ओर हिजरत की।

स्वर्गीय सैय्यद माजिद जिन्नाह लिखते हैं कि हज़रत सैय्यद शाह तुराबुल हक़ (रह.) के माता-पिता अब्बासी ख़लीफ़ाओं के अत्याचारों से परेशान होकर बग़दाद छोड़कर ख़ुरासान आए। वहीं आपकी पैदाइश हुई। (शाहान-ए-दीन व दुनिया, पृष्ठ १२६)

१३ वीं शताब्दी में दक्खन में क़ादरी सिलसिले के औलिया इतनी वड़ी संख्या में इराक़, अरव, ईरान और मोरक्को से आए कि दक्खन में एक क़ादरी इंक़लाव आ गया।

विदर, गुलवर्गा, अहमदपुर, लातूर, परभणी, वीड़, दौलतावाद, औरंगावाद, वुर्हानपुर और फिर जौनपुर से क़ादरी सिलसिला पूरे भारत में फैल गया।

अकवर महान के दौर में भारतीय समाज एक नई सेक्युलर सोच की ओर वढ़ा। सभी सिलसिले, मत और धर्म एक-दूसरे के क़रीव आने लगे। वहदतुल इंसान, वहदतुल अदयान, वहदतुल वजूद और वहदतुल शुहूद जैसे सिद्धांत प्रसिद्ध हुए। लेकिन इस सेक्युलर सोच की प्रतिक्रिया भी हुई। कहा जाने लगा कि धर्म को हज़ार वर्ष हो चुके हैं, अव नए मुजद्दिद और नए मज़हर-ए-दीन की आवश्यकता है। हज़रत सरहिंदी (रह.), कवीर, नानक और अन्य संतों के अपने-अपने रूहानी केंद्र वन गए।

१५५० से १९५० का दौर यूरोप और अंग्रेज़ों के प्रभाव का था। यह प्रभाव इतना गहरा था कि उसने भारत के हर व्यक्ति, हर धर्म और हर समाज की सोच वदल दी। आधुनिक होना ही सफलता मान लिया गया। यूरोप हमें विज्ञान की दुनिया दे रहा था, लेकिन वदले में हमसे हमारी पुरानी रूहानी विद्या भी ले गया। पहले हम शरीर से ग़ुलाम थे, फिर हमने अपने दिमाग़ और आत्मा को आराम के वदले वेच दिया।

हमारे सामने धर्म के पंद्रह सौ वर्ष थे, सूफ़ीवाद और रूहानियत के हज़ार वर्ष थे, फिर भी हम दुनिया से पाँच सौ साल पीछे चल रहे थे।

आज से एक हज़ार वर्ष पुर्व:

आज से लगभग एक हज़ार पुर्व मक्का, मदीना, कर्वला, वग़दाद, शाम और मिस्र से अहले-वैत से संवंधित रूहानी सिलसिले समुद्री मार्गों और सीमावर्ती रास्तों से भारत आए। इनमें शोहरवर्दी, चिश्ती, क़ादरी और नक़्शवंदी सिलसिले शामिल थे।

फ़ातिमी सुहरवर्दी औलिया लगभग एक हज़ार वर्ष पुर्व मिस्र, वग़दाद और ख़ुरासान से आए थे। अवू नजीव सुहरवर्दी (रह.) और हज़रत सैय्यद जाफ़र रशीद विल्लाह के समय में हज़रत सैय्यद मुहम्मद मोमिन आरिफ़ विल्लाह देवगिरी (दौलतावाद) पहुँचे।

आपके विसाल के केवल २५ वर्षों के भीतर सुहरवर्दी सिलसिला वीजापुर से हैदरावाद तक फैल चुका था। इनमें शेख़ रूही वीजापुरी, हज़रत जलालुद्दीन गंज-ए-रवाँ (रह.), वावा शरफ़ुद्दीन सुहरवर्दी (रह.), और वावा शिहावुद्दीन शोहरवर्दी सानी (हैदरावाद) शामिल हैं।

१२ वीं व १३ वीं ईस्वी शताब्दियाँ हज़रत ख्वाजा मुईनोदिदन चिश्ती (रह.), हजरत वख्तियार काकी रह., हज़रत फ़रीदुद्दीन गंज-ए-शकर (रह.) और हज़रत निज़ामुद्दीन औलिया महवूव-ए-इलाही (रह.) की रहमतों और वरकतों की शताब्दियाँ थीं। इन हजरात के वाद हज़रत ज़रज़री ज़रवख़्श (रह.), हज़रत वुरहानुद्दीन (रह.), हज़रत ज़ैनुद्दीन शीराज़ी (रह.) और हज़रत वंदानवाज़ गेसूदराज़ (रह.) दक्खन पहुँचे।

विशेष आभार:



मा. जुनेद सय्यद
मुख्य कार्यकारी अधिकारी,
महाराष्ट्र राज्य वक्फ मंडळ,
छ. संभाजीनगर

हज़रत सय्यद शाह तराबुल हक़ (रह.)

परभणी

(एक शोधात्मक अध्ययन)



कलमकारः

मुशीर अहेमद शेख

उप मुख्य कार्यकारी अधिकारी,

महाराष्ट्र राज्य वक़्फ़ मंडळ

छत्रपती संभाजीनगर



हज़रत सय्यद शाह
तराबुल हक़ (रह.)
परभणी

(एक शोधात्मक अध्ययन)

कलमकार



मुशीर अहेमद शेख

उप मुख्य कार्यकारी अधिकारी,
महाराष्ट्र राज्य वक़्फ़ मंडळ छत्रपती संभाजीनगर